

## سقیفہ کا تیسرا چہرہ

<"xml encoding="UTF-8?>

### 3:- حضرت عثمان بن عفان:-

فقام ثالث القوم نافجا حفنيه بين نشيله و معتلفه وقام معه بنو ابيه يخصمون مال الله خصمة الابل نبته الريبع الى ان انتكت قتلها واجهز عليه عمله وکبت به بطنته فماراعنى الا والناس كعرف الضبع الى ينثالون على من كيل جانب حتى لقد وطئ الحسنان وشق عطفا مجتمعين حولى كربلاية الغنم .....(الامام علي بن ابي طالب عليه السلام)

"پھر اس قوم کا تیسرا شخص پیٹ پھلائے سرگین اور چارت کے درمیان کھڑا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی بند اٹھ کھڑے ہوئے۔ جو مال کو اس طرح نگلتے تھے جس طرح اونٹ فصل ربیع کا چارہ چرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ وقت آگیا جب اس کی بٹی ہوئی رسی کے بل کھل گئے اور اس کی بد اعمالیوں نے اس کا کام تمام کر دیا اور شکم پری نے اسے منہ کے بل کرادیا۔ اس وقت مجھے لوگوں کے ہجوم نے دیشت زدہ کر دیا جو میری جانب بجو کے ایال کی طرف سے لگا تار بڑھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ عالم یہ ہوا کہ حسن اور حسین کچلے جاریے تھے اور میری ردا کے دونوں کنارے پہٹ گئے تھے وہ سب میرے گرد بکریوں کے گلے کی طرح گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ مگر اس کے باوجود جب میں امر خلافت کو لے کر اٹھا تو ایک گروہ نے بیعت توڑ ڈالی، دوسرا دین سے نکل گیا اور تیسرا گروہ نے فسق اختیار کر لیا۔ گویا انہوں نے اللہ کا یہ ارشاد سنا ہی نہ تھا کہ "یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے قرار دیا ہے جو دنیا میں نہ بے جا بلندی چاہتے ہیں اور نہ فساد پھیلاتے ہیں اور اچھا انجام پر بیزگاروں کیلئے ہے۔"

ہاں پاں خدا کی قسم! ان لوگوں نے اس کو سنا تھا اور یاد کیا تھا۔ لیکن ان کی نگاہوں میں دنیا کا جمال کھب گیا اور اس کی سج دھج نے انہیں لبھا دیا۔ دیکھو اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ذی روح چیزیں پیدا کیں اگر بیعت کرنے والوں کی موجودگی اور مدد کرنے والوں کے وجود سے مجھ پر حجت تمام نہ ہو گئی اور وہ عہد نہ ہوتا جو اللہ نے علماء سے لے رکھا ہے۔ کہ وہ ظالم کی شکم پری اور مظلوم کی گرسنگی پر سکون وقرار سے نہ بیٹھی تو میں خلافت کی باگ دوڑ اسی کے کندھے پر ڈال دیتا اور اس کے آخر کو اسی پیالے سے سیراب کرتا جس پیالے سے اس کے اول کو سیراب کیا تھا اور تم اپنی دنیا کو میری نظروں میں بکری کی چھینک سے بھی زیادہ قابل اعتنا نہ پاتے (1)۔"

حضرت عمر کی وفات کے بعد عبدالرحمن بن عوف کی "خصوصی عنایت" کے ذریعے سے حضرت عثمان بر سر اقتدار آئے۔

اقتدار پر فائز ہوتے ہی انہوں نے پہلا کا یہ کیا کہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں بنی امیہ اور آل ابی معیط کو حکومت کے کلیدی عہدوں پر فائز کر دیا۔ ان میں ایسے حکام بکثرت تھے جنہوں نے اسلام اور رسول اسلام کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ ان کے دلوں میں تعلیمات اسلام کی بجائے امیہ بن عبدالشمس اور حرب اور ابو سفیان اور ہند بنت عتبہ اور معاویہ کی تعلیمات جاگزین تھیں۔

حضرت عثمان نے امور مملکت کے لئے اسلام دشمن عناصر اور مردان بن حکم جیسے لوگوں کی خدمات حاصل کیں اور یوں ان لوگوں کے ہاتھوں اسلامی تعلیمات مسخ ہو گئیں ۔

اموی اقتدار نے عالم عرب میں فساد و فسق کی تخم ریزی کی ۔ ان کے اقتدار کے نتیجہ میں لوگوں میں ہوس زر پروان چڑھی اور احراق حق اور ابطال باطل کے اسلامی جذبات کے بجائے قبائلی اور خاندانی عصیوں نے جنم لیا

اس مقام پر ہم عالم عرب پر اموی اقتدار کے منحوس نتائج پر بحث نہیں کرنا چاہتے بلکہ ہم اپنی اس بحث کو خلیفہ ثالث کے عہد تک محدود رکھنا چاہتے ہیں کہ اس دور میں بنی امیہ پر کیا کیا نوازشات ہوئیں اور ان نوازشات کی وجہ سے گمنام خاندان نے کس طرح اپنی حیثیت تسلیم کرائی ، اور کس طرح سے انہوں نے آئندہ کے لئے اپنی راہ ہموار کی ۔ لیکن اس سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بنی امیہ کی اسلام دشمنی کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جائے ۔

## بنی امیہ کی اسلام دشمنی

## جنگ بدر

جنگ بدر کا معرکہ بنی امیہ کی اسلام دشمنی کی بولتی ہوئی تصویر ہے ۔ اس میں معاویہ کا بھائی حنظله بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس قتل ہوا ۔

حضرت عثمان کے قریبی اعزا میں سے عاص بن سعید عاص اور عبیدہ بن سعید بن عاص اور ولید بن عقبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس اوریہ معاویہ بن ابی

سفیان کا مامون تھا اور اس کی جگر خوار مان بند کا بھائی تھا اور شبیہ بن ربیعہ بن عبدالشمس اور عقبہ بن ابی معیط جو کہ حضرت عثمان کے مادری بھائی ولید کا باپ تھا ، یہ سب اموی قتل ہوئے تھے ۔ علاوه ازین بہت سے اموی جنگ بدر میں قیدی بھی ہوئے تھے جن میں ابو العاص بن ربعیع بع بعد العزی بن عبد الشمس اور حرث بن وجہہ بن ابی عمر بن امیہ بن عبد الشمس سرفہرست تھے اور ان کے علاوہ معاویہ کا بھائی عمر و بن ابی سفیان جو کہ عقبہ بن ابی معیط کا داماد تھا " وہ بھی قیدیوں میں شامل تھا ۔

ابو سفیان کے کسی ساتھی نے اسے مشورہ دیا کہ اپنے بیٹے کو چھڑانے کے لئے فدیہ ادا کرو ۔ ابو سفیان نے کہا کیا میرے ہی گھرانے قتل ہوا ہے اور فدیہ بھی میں نے ہی دینا ہے ؟ میرے ایک بیٹے حنظله کو قتل کیا جا چکا ہے اور اب میں دوسرے بیٹے کا فدیہ دے کر محمد (ص) کو مالی طور پر مضبوط کروں ؟ کوئی بات نہیں مینیں اپنے بیٹے کرے لئے فدیہ ادا نہیں کروں گا ۔ اسی اثناء میں ایک مسلمان جس کا نام سعد بن نعمان اکال تھا وہ اپنے بیٹے

کے بدلتے قید کر لیا اور کہا کہ مسلمان اس کی آزادی کے بدلہ میں جو فدیہ مجھے دین گے میں وہ فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو آزاد کراؤں گا اور اس سلسلہ میں ابو سفیان کے شعر بھی مشہور ہیں ۔

معاویہ کا نانا عتبہ جنگ بدر میں قتل ہوا تھا ۔ اس کی بیٹی اور معاویہ کی ماں ہند اپنے مقتول باپ پر یہ مرثیہ پڑھا کرتی تھی ۔

یریب علينا دهرنا فیسوؤنا .... ویا بی فما ناتی بشی نغالمه

فابلغ اباسفیان عنی مالکا .... فان القه یوما فسوف اعاتیه

فقد کان حرب یسرع الحرب انه .... لکل امری فی الناس مول یطالبه

"آج زمانے ک گردش ہماری مخالف ہو چکی ہے اور ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم زمانے کی گردش پہ غالب آسکیں ۔"

ابو سفیان! میری طرف سے مالک تک یہ پیغام پہنچادو اگر میں اس سے کسی دن ملی تو اسے ملامت کروں گی

حرب تو جنگ کی آگ بھڑکا یا کرتا تھا اور یاد رکھ لو ہر شخص کا کوئی نہ کوئی وارث ہوتا ہے جو اس کے قصاص کا مطالبہ کرتا ہے ۔

جنگ بدر میں بنی امیہ کا بے تحاشا جانی اور مالی نقصان ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کی عداوت کے شعلے مزید بھڑک اٹھے تھے اور دلی کدو رتوں کو مزید جلا مل گئی تھی اور وہ ہمیشہ بدر کا انتقام لینے کی سوچتے رہتے تھے ۔ دشمنان مصطفیٰ میں ابو سفیان سر فہرست تھا ، اس نے کفار قریش کو ایک نئی جنگ کے لئے آمادہ کیا اور باقی عرب کو ہم نوا بنائے کے لئے افراد کو سفیر بنایا گیا ۔ جن میں عمرو بن عاص پیش پیش تھا ۔ جنگ احمد کے لئے ابو سفیان اپنے ساتھ کفار کا ایک لشکر لے کر روانہ ہو اور کفار کو مزید ترغیب دینے کے لئے عورتوں کو بھی ساتھ لایا گیا تھا ۔

جن میں معاویہ کی ماں ہند اور خالد بن ولید کی بہن فاطمہ بنت ولید اور عمر و عاص کی بیوی ریطہ بنت منبه شامل تھیں ۔ یہ عورتیں دف بجا کر مردوں کو لڑکے کی ترغیب دیتی تھیں اور اپنے مقتولین پر مرثیہ خوانی کرتی تھیں ۔

دوران سفر ہند کا گزر جب بھی "وحشی" کے پاس سے ہوتات تو کہتی : "ابو دسمہ" میرے جذبات کو ٹھنڈا کر اور تو بھی آزادی حاصل کر ۔

خالد بن ولید سواروں کی ایک جماعت کا سالار تھا اور ابو سفیان لات و عزی کو اٹھا کر لایا تھا اور ان کے پیچھے ہند دل سوز آواز میں دف کی تال پر جنگی گانے گاربی تھی جس کے چند فقرات یہ ہیں ۔

نحن بنات طارق ... نمشی على النمارق

ان تقبلوا نعائق ... ونفرش النمارق

او تدبروا نفارق ... فراق غير وافق

ہم ستاروں کی بیٹیاں ہیں ۔ نرم و نازک قالینوں پر چلنے والیاں ہیں ۔

آج تم اگر جنگ کرو گے تم ہم تمہیں گلے لگائیں گی اور تمہارے لئے قالین بچھائیں گی

اور اگر آج تم نے پشت دکھائی تو ہم تم سے جدا ہو جائیں گی اور تم ہم سے ہماری کوئی رسم و راہ نہ ہو گی ۔"

جنگ احمد میں عمر بن عاص بھی رجز پڑھ رہا اور شعر و شاعری کے ذریعے کفار کی ہمت افزائی میں پیش پیش

تھا۔

جنگ احمد میں مسلمان تیر اندازوں کی غلطی کی وجہ سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ خالد بن ولید مسلمان فوج کے عقب میں حملہ آور ہوا، مسلمان فوج کے قدم اکھڑتے، صفیین منترش ہو گئیں اور بہت سے جانبازان اسلام شہید ہوئے۔ جن میں رسول خدا کے بیارٹ چچا حضرت امیر حمزہ بھی شامل تھے۔

جنگ کے اختتام پر امیر معاویہ کی "والدہ ماجدہ" نے شہدائے احمد کی لاشوں کی بے ادبی کی۔ شہدائے اسلام کے ناک اور کان کاٹے ان سے ہار تیار کیا اور گلے میں پہنا۔ اس پر بھی اس کی آتش انتقام ٹھنڈی نہ ہوئی تو حضرت حمزہ کا سینہ چاک کرکے ان کے جگر کو چبانا شروع کر دیا جگر چبانے کے بعد ایک چٹان پر کھڑی ہو کر کھا :

"آج ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔ آج میں نے اپنے باپ، بھائی اور چچا کا انتقام لے لیا ہے۔"

حلیس بن زبان کی روایت ہے کہ میں نے احمد میں ابو سفیان کو دیکھا وہ امیر حمزہ کے مردہ جسم کو ٹھوکریں مار کر کہتا تھا میری ٹھوکروں کا مزہ چکھ۔

وہاں سے جاتے وقت پھر ابو سفیان نے اعلان کیا کہ آیندہ سال ہم پھر بدر کے مقام پر تم سے جنگ کریں گے۔ اس کے بعد ابو سفیان نے اسلام اور رسول اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی اور ابو سفیان کی بدولت ہی جنگ خندق پیش آئی۔ ابو سفیان نے مسلمانوں کے مرکز مدینہ طیبہ کو تباہ کرنے کے لئے مدینہ کے یہودیوں سے سازباز کی۔

یہی ابو سفیان ہی تھا جس نے مہاجرین حبشه کو نجاشی کے ملک سے نکالنے کے لئے عمر بن عاص اور عبدالله بن ابی ربیعہ پر مشتمل سفارت روانہ کی۔

الغرض ہر طرح کی حرکتیں کرنے کے باوجود بھی جب بنی امیہ اسلام کو نہ مٹاسکے تو انہوں نے اسلام کو مٹانے کی ایک او رتدبیر کی اور سوچا کہ ہماری مخالفت کے باوجود اسلام ختم نہیں ہوا تو ہمیں چاہئیے کہ ہم مسلمان ہو جائیں اور اس طرح سے دو فائدے حاصل کرسکیں گے۔ اول اپنی جان بچائیں گے دوم مستقبل میں اسلام کے پیکر پر کاری ضرب لگانے کے بھی قابل ہو جائیں گے یعنی ان کی سوچ صرف یہی تھی کہ اگر بیرونی جارحیت کی وجہ سے ہم اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکے تو اندرونی سازشوں کے ذریعے سے اسلام سے انتقام لیا جاسکتا ہے اور فتح مکہ کے وقت انہوں نے اپنی تدبیر پر حرف بہ عمل کیا۔

---

(1)- نهج البلاغہ خطبہ شقشقیہ سے اقتباس۔